اُردو کمار بھارتی

بورڈ کا سرگرمی نامہ : مارچ 2021

وقت : 3 گھنٹے] **[کل نمبر : 80**

نوٹ : یہ امتحان کووڈ-١٩ کی وجہ سے منعقد نہیں ہوا تھا۔

★★★

اُردوکمار بھارتی

بورڈ کا سرگرمی نامہ : ستمبر 2021

وقت : 3 گھنٹے] [کل نمبر : 80

ہدایات : (۱) ’سرگرمی نامے‘ میں دی ہوئی ہدایات کے مطابق خاکے صرف پین سے بنائیں۔

(۲) اطلاقی تحریری سرگرمیوں میں خاکے بنانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی سوال لکھنا ضروری ہے۔ اشتہار کے لیے تصویر و تزئین کاری کے نمبرات نہیں ہیں، اس لیے وقت ضائع نہ کریں۔

(۳) سرگرمی نامے کی معروضی سرگرمیوں اور قواعد پر مبنی سرگرمیوں کی جانچ ممتحن ہدایات کے عین مطابق کرتا ہے، اس لیے ہدایات کو بغور پڑھیں۔

(۴) سرگرمی نامے کی اطلاقی تحریری سرگرمیوں کو جانچتے وقت ممتحن آپ کی تحریری مہارت، مؤثر اندازِ بیان، پُرکشش خیالات، مناسب الفاظ، جملوں کا تسلسل، برمحل و موزوں اشعار، محاوروں، کہاوتوں، بولی، حوالے کا صحیح استعمال، صحتِ املا وغیرہ پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے نمبرات تفویض کرتا ہے۔

(۵) خوشخطی اور صفائی کا خیال رکھیں۔

حصہ ۱ : نثر - کل نمبرات 18

سوال 1. (الف) درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے : [7]

(۱) اقتباس میں آئے آج کے بچوں کے دلچسپی کے سامان کا شکلی خاکہ مکمل کیجیے : 2

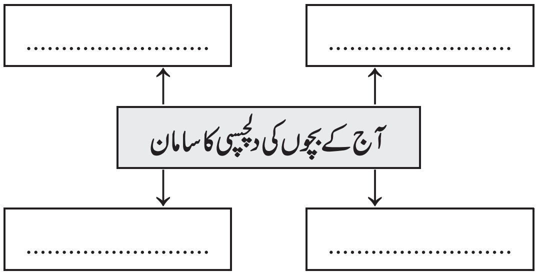

ملاقاتی : بچوں کے ادب میں کون سی خصوصیات ضروری ہیں؟

مظفر حنفی : ہم اپنے بچوں کو جادوگروں، پریوں اور آسیبوں کی کہانیاں بہت سنا چکے، آج کے بچوں میں بھی کچھ یقیناً ایسے ہوں گے جنھیں جادوئی کہانیاں پسند ہوں گی۔ ہندوستان کی تقریباً ہر زبان میں ایسی تخلیقات پہلے ہی سے موجود ہیں۔ آج بچوں کا ادب تخلیق کرنے والوں کو اپنے موضوعات اپنے آس پاس کی زندگی کے مختلف گوشوں سے منتخب کرنے ہوں گے جن میں میرے بیان کردہ مسائل یا ان سے ملتے جلتے ہزاروں دوسرے مسائل ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ موجودہ ہندوستان کا بچہ جو پچھلی صدی کے بچوں سے کہیں زیادہ ذہین اور باشعور ہے، محض کوہِ قاف اور طلسماتی کہانیوں ہی سے دلچسپی رکھتا ہو۔

ملاقاتی : اگر ایسا ہے تو آپ کے خیال میں آج کل کے بچوں کے لیے کس قسم کے موضوعات پر بچوں کا ادب لکھا جانا چاہیے؟

مظفر حنفی : گزشتہ برسوں میں راکیش شرما کی خلائی مہم میں بچوں نے جس گہری دلچسپی کا مظاہرہ کیا، وہی میرے خیال کا منہ بولتا جواب ہے کہ آج بچے مصنوعی سیاروں، روبوٹ، کمپیوٹر اور پن ڈبیوں کو وہی درجہ دیتے ہیں جو کل ماضی میں دیوؤں اور پریوں کو حاصل تھا۔ آج کے بچے کا کوہِ قاف خلا ہے اور پرستان انٹارکٹکا ہے۔ کوئی بھی موضوع خواہ وہ سماجی برائیوں سے تعلق رکھتا ہو یا کوہ پیمائی سے، وہ سائنسی مہم ہو یا جنگ جوئی،

بذات خود دلچسپ نہیں ہوا کرتا۔ اسے دلچسپ بناتا ہے ہمارا برتاؤ اور سلیقہ۔ البتہ مقصدی کہانیاں لکھتے ہوئے ہمیں اس نکتے کو ضرور ملحوظ رکھنا ہوگا کہ بچہ براہ راست اخلاقیات اور پند و نصیحت کا درس سننا پسند نہیں کرتا۔ یہ کڑوی گولیاں اسے اسکول اور گھر میں کافی کھلائی جا چکی ہیں۔ کہانیوں کی کتابوں اور رسالوں کا سہارا وہ تفریح کی غرض سے لیتا ہے۔ چنانچہ ہمارے فنکاروں کو اپنے مقاصد شہد و شکر میں لپیٹ کر پیش کرنے ہوں گے۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ ایسی مقصدی کہانیاں اور ادب جن میں بچوں کی دلچسپی کا وافر سامان بھی موجود ہوگا، واضح نصیحتوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ کارگر ثابت ہوں گے اور ان ہی کے بطن سے ایک صاف ستھرا، پرسکون ترقی یافتہ روشن ہندوستان برآمد ہوگا۔

(۲) بچوں کی دلچسپ کہانیوں کے موضوعات کے بارے میں لکھیے۔ 2

(۳) کہانی کے بارے میں اپنی رائے لکھیے۔ 3

سوال 1. (ب) درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے : [7]

(۱) اقتباس کی مدد سے مصنفین اور ان کی تصانیف (کتابوں) سے متعلق شبکی خاکہ مکمل کیجیے : 2

کتابیں اور مصنفین
- سید امین — ....
- شاہ تراب چشتی — ....
- رام داس سوامی — ....
- خواجہ بندہ نواز گیسو دراز — ....

شیخ محمد نے اپنی بعض مراٹھی نظموں میں ایک مصرع مراٹھی کا تو دوسرا اردو کا لکھا ہے۔ اس طرح کی شعری صنف کو تلمیع کہتے ہیں۔ اس دور میں اردو اور مراٹھی زبان و ادب کو قریب لانے کی یہ کوشش قابل تعریف کہی جا سکتی ہے۔ یہی روایت ہمیں مراٹھی سنت شاعر ایکناتھ مہاراج کی مراٹھی نظم 'ہندو۔ ترک سنواد' میں بھی دکھائی دیتی ہے۔ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نعت بھی لکھی ہے جو غیر مسلم شعراء کے نعتیہ کلام کا اولین نمونہ ہے۔ اس طرح نفرت کی بیخ کنی کرنے اور تمام نوع انسانی میں بھائی چارہ اور محبت پیدا کرنے کے لیے مراٹھی کے ان سنت شاعروں نے دھرم، ذات پات اور زبان کے امتیاز و تفوق سے ہٹ کر انسانی فلاح کا رشتہ ہموار کیا۔

باہمی رفاقتوں کا یہ سلسلہ اردو میں بھی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ سترہویں صدی کے معروف بزرگ سیّد امین نے 'مجذوب السالکین' لکھی تھی۔ اس کتاب کی تالیف کا سبب بیان کرتے ہوئے انھوں نے کہا تھا ''میں چاہتا ہوں کہ مذکور کروں صوفیائے ہر دو قوم کا بیچ دکھنی زبان کے۔ میرے جیو میں آیا کہ مسلمانی ہور ہندوی مذہبی لفظاں جمع کر کر واسطے صوفیان ہر دو قوم کے ایک رسالہ بناؤں'' سید امین نے اس کتاب میں مراٹھی محاوروں اور کہاوتوں کا بڑی خوب صورتی سے استعمال کیا ہے۔ شیواجی مہاراج کے دور کے مشہور سنت رام داس سوامی کے شاگردوں میں شاہ تراب چشتی کا بھی نام لیا جاتا ہے۔ انھوں نے اپنے استاد کی مشہور مراٹھی کتاب 'مناچے شلوک' سے متاثر ہو کر دکھنی زبان میں 'من سمجھاون' لکھی تھی۔ ان دونوں کتابوں کی خوبی یہ ہے کہ ان کی بحر ایک ہی ہے اور بعض مضامین میں بھی یکسانیت پائی جاتی ہے۔ یہ کتابیں آدمی کی اندرونی اصلاح اور سماجی فلاح کے لیے لکھی گئی تھیں۔ اس طرح ہندو اور مسلمان شعرا کی یہ ساری کوششیں اردو اور مراٹھی کے ادبی روابط کو مضبوط کرنے میں بڑی اہمیت کی حامل رہی ہیں۔

عربی، فارسی اور اردو میں مرثیے کو وقار حاصل ہے۔ یہ ایک ادبی شعری صنف ہے جسے مراٹھی میں روایتی کہا جانے لگا۔ فرق اتنا تھا کہ 'روایتی' نوحہ اور بین کے قبیل کی صنف بن کر مراٹھی میں گائی جانے لگی۔ اس کے برعکس 'بھاروڑ' خالص مراٹھی صنف رہی ہے۔ اس میں رمزیہ حقیقت کو آشکار کیا جاتا ہے۔ اردو میں خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ نے اپنا رسالہ 'شکارنامہ' اسی اسلوب میں لکھا ہے۔

(۲) نوع انسانی میں بھائی چارہ اور محبت پیدا کرنے کے لیے مراٹھی کے سنت شاعروں کی کوششوں کے بارے میں لکھیے۔ 2

(۳) اردو مراٹھی کے ادبی روابط کے بارے میں اپنی رائے دیجیے۔ 3

سوال 1. (ج) درج ذیل غیر درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے : [4]

(ا) اقتباس میں دی گئی معلومات کی بنیاد پر 'بچے سے متعلق' شبکی خاکہ مکمل کیجیے : 2

بچے سے متعلق

- بچے کا نام — ....
- بچے کی ایجاد — ....
- استاد کا خیال — ....
- ماں کا کہنا — ....

ایک کندذہن بچے کو اس کی اسکول کے معلم نے ایک خط دیا اور کہا کہ 'یہ خط اپنی والدہ کو دے دینا'۔ بچے نے گھر پہنچ کر وہ خط اپنی والدہ کو دیا اور پوچھا ''ماں خط میں کیا لکھا ہے؟'' ماں نے خط پڑھ کر جواب دیا، بیٹے اس خط میں لکھا ہے کہ، ''آپ کا بچہ بہت ذہین ہے، ہمارا اسکول آپ کے بچے کو پڑھانے کے قابل نہیں، آپ اسے گھر پر ہی پڑھائیں۔''

اس دن سے ماں نے اس بچے کو گھر پر ہی پڑھانا شروع کر دیا۔ کئی سالوں بعد ماں کا انتقال ہو گیا۔ وہ بچہ وقت کے ساتھ جوان ہو گیا۔ ایک دن اسے پرانی الماری سے وہی خط ملا۔ وہ اسے پڑھنے لگا۔ خط کا متن یوں تھا، ''آپ کا بچہ بہت کمزور اور کندذہن ہے۔ ہمارا اسکول اسے پڑھا نہیں سکتا۔ اس لیے اسکول سے نکالا جا رہا ہے۔ آپ اسے کسی دوسری اسکول میں داخل کر دیں۔''

یہ پڑھ کر بچے کی آنکھیں غمناک ہو گئیں۔ وہ ماں کے بارے میں سوچنے لگا۔ ماں کی مثبت سوچ اور حوصلہ افزائی نے اسے سائنس دان بنا دیا۔ اسی سائنس داں نے بجلی کا بلب ایجاد کیا۔ اسے ہم تھامس ایلوا ایڈیسن کے نام سے جانتے ہیں۔ ایک ماں کے مثبت رویے نے اور تربیت نے کندذہن بچے کو سائنس داں بنا دیا۔ دنیا آج بھی ایڈیسن کی ایجاد سے فیض یاب ہو رہی ہے۔

(۲) مثبت سوچ اور حوصلہ افزائی سے متعلق اپنی رائے لکھیے۔ 2

حصہ ۲ : نظم - کل نمبرات 16

سوال 2. (الف) درج ذیل درسی نظم کے اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے : [6]

(ا) اقتباس کی مدد سے دیے ہوئے الفاظ کی مناسبت سے موزوں لفظ لکھ کر خاکہ مکمل کیجیے : 2

چشم بینا	دلِ محزوں	گردشِ ایام	نور کا پرتو
↓	↓	↓	↓
....	....	....	....

 رہ گزر کوئی ہو، منزل کا تقاضا تو ہے
دل نے جس وقت جہاں دل سے پکارا، تو ہے
چشم بینا کو بصیرت، دل محزوں کو یقیں
ڈوبتی آس کو تنکے کا سہارا تو ہے
اپنے محور پہ ہیں گردش میں اگر شمس و قمر
جس کے قبضے میں ہے انجامِ زمانہ، تو ہے
چاند، سورج ترے اوصاف بیاں کرتے ہیں
ہم فقط نور کا پرتو ہیں، سراپا تو ہے
رات اور دن ہیں پروئے ہوئے موتی کی طرح
ظلمت شب میں نئے دن کا وسیلہ تو ہے
صبح صادق کی سپیدی تری عظمت کا نشاں
سجدہ کرتا ہے جسے شب کا اندھیرا، تو ہے
تجھ سے بڑھ کر کوئی شفقت نہیں کرنے والا
تیرا ہمسر ہے نہ ثانی کوئی، یکتا تو ہے

(۲) شعری اقتباس کی روشنی میں 'تو ہے' (خدا) کے بارے میں لکھیے۔ 2

(۳) تجھ سے بڑھ کر کوئی شفقت نہیں کرنے والا
تیرا ہمسر ہے نہ ثانی کوئی، یکتا تو ہے

مندرجہ بالا شعر کی تشریح اس طرح کیجیے کہ اس کا معنوی حسن واضح ہو جائے۔ 2

سوال 2. (ب) درج ذیل شعری اقتباس (غزل) کو بغور پڑھ کر دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے : [6]

(ا) چوکون میں شعری اقتباس سے موزوں لفظ چن کر لکھیے : 2

....	....	....	....
↓	↓	↓	↓
جان کھاتا ہے	دل سُنواتا ہے	آپ ہی گھبراتا ہے	دام میں آتا ہے

عشق ہر چند مری جان سدا کھاتا ہے پر یہ لذت تو وہ ہے، جی ہی جسے پاتا ہے آہ کب تک میں بکوں، تیری بلا سنتی ہے باتیں لوگوں کی جو کچھ دل مجھے سنواتا ہے ہم نشیں، پوچھ نہ اس شوخ کی خوبی مجھ سے کیا کہوں تجھ سے، غرض جی کو مرے بھاتا ہے بات کچھ دل کی ہمارے تو نہ سلجھی ہم سے آپ خوش ہووے ہے پھر آپ ہی گھبراتا ہے جی کڑا کرکے ترے کوچے سے جب جاتا ہوں دلِ دشمن یہ مجھے گھیر کے پھر لاتا ہے دردؔ کی قدر مرے یار سمجھنا واللہ ایسا آزاد ترے دام میں یوں آتا ہے

(۲) دل کے معاملے میں شاعر کی پریشانی واضح کیجیے۔ 2

(۳) ہم نشیں، پوچھ نہ اس شوخ کی خوبی مجھ سے
کیا کہوں تجھ سے، غرض جی کو مرے بھاتا ہے

شعر کی تشریح اس طرح کیجیے کہ شعر کا جذباتی حسن واضح ہوجائے۔ 2

سوال 2. (ج) درج ذیل شعری اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے استحسانِ کلام کی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے : [4]

(۱) شعری اقتباس پر مبنی خاکے میں مناسب لفظ لکھ کر سرگرمی مکمل کیجیے : 2

صنف	زیر اضافت کا لفظ	قافیہ	جادہ کا ہم صوتی لفظ
↓	↓	↓	↓
....	....	....	....

مردان خدا کسی کے آگے نہ جھکے	دل شعلۂ غم سے پھک رہا تھا، پھُکے
جادہ اپنا ہے اور ارادہ اپنا	دھارا کیا پتھروں پہاڑوں سے رکے

(۲) مردان خدا کسی کے آگے نہ جھکے

اس مصرعے کی روشنی میں اپنی رائے لکھیے۔ 2

حصہ ۳ : اضافی مطالعہ - کل نمبرات 6

سوال 3. درج ذیل سرگرمیوں میں سے کوئی دو سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے : [6]

(۱) ڈراما ''قصہ سوتے جاگتے کا'' کے درج ذیل کرداروں کا تعارف دو دو جملوں میں تحریر کیجیے : 3

(الف) جعفر (ب) مسرور (ج) داروغہ۔

(۲) ابوالحسن کے قید خانے کے واقعے کو لکھیے۔ 3

(۳) خلیفہ کے مذاق اور حکم کو واضح کیجیے۔ 3

حصہ ۴ : قواعد - کل نمبرات 16

سوال 4. (الف) ہدایات کے مطابق سرگرمیاں مکمل کیجیے : [10]

(۱) درج ذیل جملوں میں مفرد، مرکب اور مخلوط جملے پہچانیے : 2

(i) میں ایک معمولی طالب علم ہوں۔

(ii) طیارہ نیچے اتر رہا تھا اور زمین قریب آ رہی تھی۔

(۲) ذیل کے محاوروں کو اپنے جملے میں اس طرح استعمال کیجیے کہ اس کا مفہوم واضح ہو جائے : 2

(i) قصہ پاک ہونا

(ii) مسلط ہونا

(۳) درج ذیل کہاوتوں کو مکمل کیجیے : 2

(i) سو سُنار کی ....

(ii) آسمان سے گرا ....

(۴) درج ذیل کی تعریف کے لیے ایک لفظ لکھیے : 2

(i) چار مصرعوں اور ایک خاص وزن اور بحر میں ادا کیے گئے شاعرانہ خیال کو .... کہتے ہیں۔

(ii) وہ مضمون جس میں سفر کے احوال بیان کیے گئے ہوں .... ۔

(۵) درج ذیل شعر کی صنعت کا نام لکھ کر صنعت کو ظاہر کرنے والا لفظ لکھیے : 2

پریت ہے تیری ریت

بسالے اپنے من میں پریت

سوال 4. (ب) ہدایات کے مطابق ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے : [6]

(۱) (i) اس کو اپنا وجود نا قابل برداشت بوجھ محسوس ہونے لگا۔ (زیر اضافت کا لفظ پہچان کر لکھیے) ½

(ii) انھوں نے ساری روداد اپنے والد کو سنائی۔ (حرف جار تلاش کر کے لکھیے) ½

(۲) درج ذیل جملے سے مضاف اور مضاف الیہ الگ کر کے لکھیے : 1

یہ میرے مضامین کا مسودہ ہے۔

(۳) درج ذیل الفاظ کے لیے فقرہ لکھیے : 1

(i) موجد۔

(ii) مقرر۔

(۴) (i) درج ذیل الفاظ کی واحد/جمع لکھیے : 1

(1) کیفیت

(2) شخصیت

(ii) درج ذیل الفاظ کی تانیث وتذکیر لکھیے : 1

(1) صحابی

(2) والدہ

(۵) سابقے/لاحقے کی مدد سے بامعنی لفظ بنایئے : 1

(i) کم

(ii) گاہ

حصہ ۵ : اطلاقی تحریری سرگرمیاں - کل نمبرات 24

سوال 5. (الف) خط یا خلاصہ میں سے کوئی ایک سرگرمی مکمل کیجیے : [6]

(ا) ذیل میں صفائی مہم ہفتہ کے دوران ہونے والے بیداری مقابلوں سے متعلق اطلاعاتی کارڈ دیا گیا ہے۔اس کی مدد سے رسمی خط یا غیر رسمی خط لکھیے :

صاف بھارت	صفائی مہم ہفتہ	صحت مند بھارت

ہاتھ میں ہاتھ دو - گندگی کو مات دو

صفائی مہم میں حصے لینے، ماحول سازی کے لیے اور عوامی بیداری کے لیے طلبہ کے مابین مقابلے

پوسٹر بازی	مضمون نویسی	تقریری مقابلہ	نکڑ ناٹک

جونیئر گروپ :

پانچویں جماعت سے آٹھویں جماعت تک

سینئر گروپ :

نویں جماعت سے بارھویں جماعت تک

تفصیلات کے لیے رابطہ قائم کریں

کنوینر

ایس۔ایم۔اقبال

صدر کوشش فاؤنڈیشن

رسمی خط :

بحیثیت صدر کوشش فاؤنڈیشن، شہر کی تمام اسکولوں کے ہیڈ ماسٹر کے نام خط لکھیے اور اس مقابلے میں شرکت کی دعوت دیجیے۔

(یا)

غیر رسمی خط :

اپنے دوست/سہیلی کو خط لکھیے اور اپنے فاؤنڈیشن کی جانب سے ہونے والے صفائی ہفتہ مقابلوں کی معلومات دیجیے۔

یا

(۲) ذیل کے اقتباس کو غور سے پڑھ کر خلاصہ لکھیے :

احاطے کے شمالی گوشے میں ایک نیم کا درخت ہے۔ کچھ دن ہوئے ایک وارڈر نے اس کی ٹہنی کاٹ ڈالی تھی اور جڑ کے پاس پھینک دی تھی۔ بارش ہوئی تو تمام میدان سرسبز ہونے لگا۔ نیم کی شاخوں نے بھی زرد چیتھڑے اتار کر بہار کی شادابی کا نیا جوڑا پہن لیا۔ جس ٹہنی کو دیکھو ہرے ہرے پتوں اور سفید سفید پھولوں سے لدرہی ہے۔ لیکن اس کٹی ہوئی ٹہنی کو دیکھیے تو گویا اس کے لیے کوئی انقلاب حال ہوا ہی نہیں، ویسی ہی سوکھی پڑی ہے۔

یہ بھی اس درخت کی ایک شاخ ہے جسے برسات نے آتے ہی زندگی اور شادابی کا نیا جوڑا پہنا دیا۔ یہ آج بھی دوسری ٹہنیوں کی طرح بہار کا استقبال کرتی ہے مگر اب اسے دنیا کے موسمی انقلابوں سے سروکار نہ رہا۔ بہار و خزاں، گرمی اور سردی، خشکی وطراوت اس کے لیے سب یکساں ہوگئے۔

سوال 5. (ب) ذیل کی سرگرمیوں میں سے کوئی دو سرگرمیاں 50 تا 60 الفاظ میں مکمل کیجیے : [10]

(۱) ذیل کے نکات کی مدد سے اشتہار بنائیے :

شربت .... نام .... خصوصیات .... انفرادیت .... قیمت .... ملنے کا پتہ .... خصوصی آفر۔

(۲) دیے گئے نکات کی مدد سے خبر تیار کیجیے :

بھارت کے یوم آزادی کا جشن .... پرچم کشائی بدست .... مہمانان کرام .... گارڈ آف آنر .... طلبہ کے پروگرام .... گیت .... تقریر .... فینسی ڈریس .... شیرینی کی تقسیم .... صدر اور مہمانان کی تقریر۔

(۳) دیے گئے نکات کی مدد سے کہانی تحریر کیجیے :

دیہاتی آدمی اور اس کا بیٹا .... گدھا خریدنے گاؤں کے بازار جانا .... گدھا خریدنا .... پیدل چلنا .... لوگوں کا طعنہ .... باپ کا سواری کرنا .... لوگوں کا طعنہ .... بیٹے کا سواری کرنا .... لوگوں کا طعنہ .... باپ بیٹے کا سواری کرنا .... لوگوں کا طعنہ .... گدھے کو بانس سے باندھ کر کندھے پر اٹھانا .... گدھے کا ندی میں گرنا .... نتیجہ۔

سوال 5. (ج) ذیل کے عنوانات میں سے کسی ایک پر 100 تا 120 الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیے : [8]

(۱) شجر کاری وقت کی ضرورت

(۲) میرے خوابوں کا ہندوستان

(۳) میرا پسندیدہ شاعر۔

★★★

اردو کمار بھارتی

بورڈ کا سرگرمی نامہ : ستمبر 2021 کے جوابات

سوال 1. (الف)

(۱)

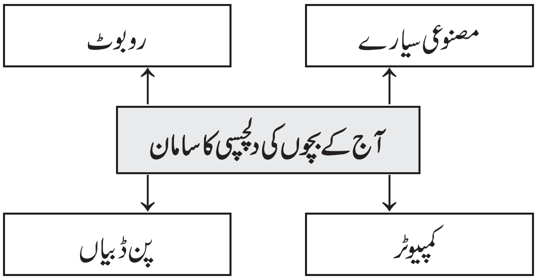

(۲) بچوں کا ادب اپنے عہد کا آئینہ ہونا چاہیے۔ ماضی کی کہانیوں میں جو کام دیو، پریاں اور جادوگر کرتے تھے، آج وہ سارے کام روبوٹ، کمپیوٹر کرتے ہیں۔ اس لیے بچوں کی کہانیوں کے لیے ان کے آس پاس کی زندگی کے مختلف گوشوں سے موضوعات کا انتخاب کرنا چاہیے۔ بچوں کو جو درس دینا ہے اسے شہد و شکر میں لپیٹ کر پیش کرنا چاہیے۔ مقصدی کہانیوں کو دلچسپ انداز میں بیان کرنا ضروری ہے۔ مختصر یہ کہ بچوں کی کہانیوں کے موضوعات بچوں کی عمر، زبان کی استعداد، ان کی نفسیات اور زمانۂ حال کے مطابق ہونے چاہئیں۔

(۳) بچوں کے لیے لکھی گئی کہانیاں ان کی دلچسپی کے مطابق ہونی چاہئیں۔ آج کے بچے جادوئی کہانیوں سے زیادہ موبائل، کمپیوٹر، روبوٹ، مصنوعی سیاروں وغیرہ میں دلچسپی لیتے ہیں۔ کہانی کی زبان عام فہم اور آسان ہونی چاہیے اور اندازِ بیان دلچسپ ہونا چاہیے تاکہ بچے انھیں پڑھنے کی طرف راغب ہوں۔ یقیناً کہانیاں بامقصد ہونی چاہئیں لیکن براہِ راست نصیحت نہ کی جائے۔ کہانی اس انداز سے بیان کی جائے کہ پڑھتے پڑھتے بچہ اخلاقیات کا درس حاصل کر لے۔ کہانیوں کا اصل مقصد تفریح ہے لیکن تفریح کے ساتھ ساتھ ان کے اخلاق و کردار کو سنوارنے کا مقصد بھی پورا ہونا چاہیے۔

سوال 1. (ب)

(۱)

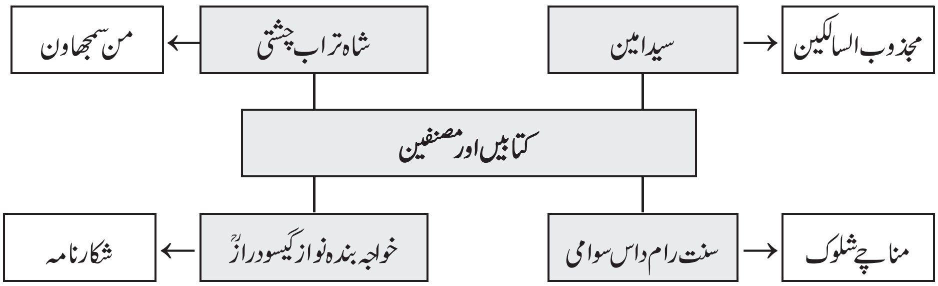

(۲) مراٹھی کے سنت شاعروں نے اردو اور مراٹھی زبان و ادب کو قریب لانے کی کوشش کی۔ ان شاعروں نے نفرت کو ختم کرنے اور تمام نوعِ انسانی میں بھائی چارہ اور محبت پیدا کرنے کے لیے دھرم، ذات پات اور زبان کے امتیاز و تفوق سے ہٹ کر انسانی فلاح کا رشتہ ہموار کیا۔ اس کی عمدہ مثال سنت ایکناتھ مہاراج کی مراٹھی نظم 'ہندو۔ ترک سنواد' ہے۔ انھوں نے رسولِ اکرمؐ کی ایک نعت بھی لکھی ہے۔ سنت رام داس سوامی نے انسان کی اندرونی اصلاح اور سماجی فلاح کے لیے مراٹھی کتاب 'مناچے شلوک' لکھی۔

(۳) اردو اور مراٹھی کے روابط بہت قدیم ہیں۔ سترھویں صدی میں سیّد امین نے ایک کتاب 'مجذوب السالکین' لکھی۔ اس کا مقصد ہندو مسلم صوفی سنتوں کا تذکرہ کرنا تھا۔ انھوں نے اس کتاب میں مراٹھی محاوروں اور کہاوتوں کا بڑی خوبصورتی سے استعمال کیا ہے۔ شیواجی مہاراج کے دور کے سنت رام داس سوامی کے ایک شاگرد شاہ تراب چشتی تھے۔ انھوں نے اپنے استاد کی مراٹھی کتاب 'مناچے شلوک' سے متاثر ہوکر دکھنی زبان میں 'من سمجھاون' لکھی تھی۔ ان دونوں کتابوں کی خوبی یہ ہے کہ بحر ایک ہی ہے اور بعض مضامین میں بھی یکسانیت ہے۔ اس طرح ہندو اور مسلمان شعرا کی یہ ساری کوششیں اردو اور مراٹھی کے ادبی روابط کو مضبوط کرنے میں بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔

سوال 1. (ج)

(۱)

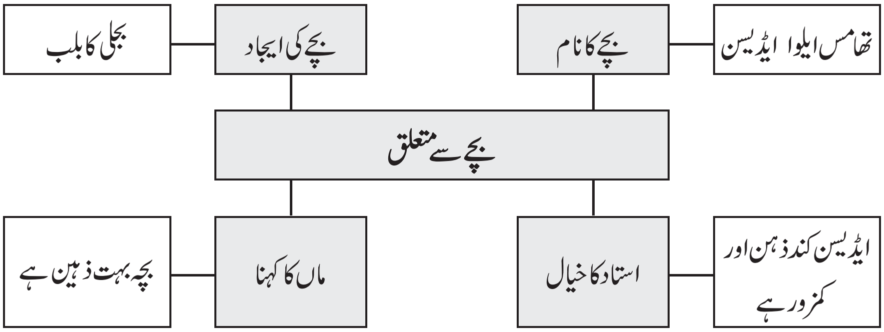

(۲) مثبت سوچ اور حوصلہ افزائی سے انسان کو آگے بڑھنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ وہ راستے کی دشواریوں سے گھبراتا نہیں ہے۔ ہر مشکل کا سامنا ہمت سے کرتا ہے۔ انسان منفی خیالات پر قابو پالیتا ہے اور ہر میدان میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔

سوال 2. (الف)

(۱)

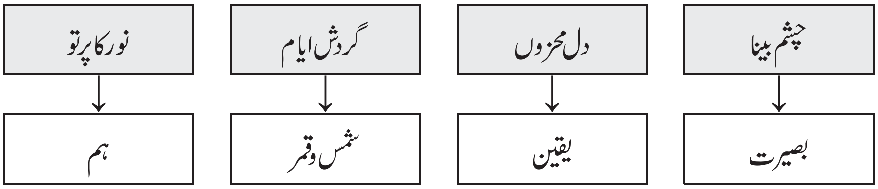

(۲) شعری اقتباس میں خدا کی تعریف وتوصیف بیان کی گئی ہے۔ اللہ بڑا رحیم وکریم ہے۔ صدق دل سے پکارنے پر وہ مصیبت کے ماروں کی مدد فرماتا ہے۔ حق کو تلاش کرنے والی آنکھ کو وہ بصیرت عطا فرماتا ہے۔ غم زدوں کے دلوں کو امید اور یقین کی دولت عطا کرتا ہے۔ وہ قادرِ مطلق ہے۔ اسے کائنات کی ہر شے پر قدرت واختیار حاصل ہے۔

(۳) شاعر اللہ کی تعریف وتوصیف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہایت رحیم وکریم ہے۔ اس سے بڑھ کر مہربانی کرنے والا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ نہ کوئی خدا کے جیسا ہے اور نہ کوئی اس کی برابری کرنے والا ہے۔ وہ واحد ہے، بالکل یکتا وتنہا۔

سوال 2. (ب)

(۱)

عشق	باتیں	دل	آزاد
↓	↓	↓	↓
جان کھاتا ہے	دل سُنواتا ہے	آپ ہی گھبراتا ہے	دام میں آتا ہے

(۲) شاعر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے لیکن محبوب سنتا نہیں ۔ اس وجہ سے لوگ اسے خوب باتیں سناتے ہیں ۔ اسے دل کی وجہ سے ساری باتیں سننی پڑتی ہیں ۔ دوسری پریشانی یہ ہے کہ دل کی حالت سمجھ میں نہیں آتی ۔ دل آپ ہی خوش ہوتا ہے تو آپ ہی گھبراتا بھی ہے۔ شاعر جب بھی ہمت کر کے محبوب کے کوچے سے چلا جاتا ہے تو یہی دل پھر اسے اسی کوچے میں لے آتا ہے۔ شاعر اس طرح اپنے دل کے ہاتھوں بہت زیادہ پریشان ہے۔

(۳) یہ شعر میر دردؔ کی غزل سے ماخوذ ہے۔ اس شعر میں شاعر اپنے ہم نشیں یعنی ساتھی سے کہتا ہے کہ تو میرے محبوب کی خوبیوں اور اچھائیوں کے بارے میں کچھ مت پوچھ کیونکہ جو عشق کرتے ہیں وہ بس عشق کرتے ہیں ۔ انھیں محبوب کی خوبی یا خرابی سے کوئی غرض نہیں ہوتی ۔ عاشق کے لیے یہی کافی ہوتا ہے کہ محبوب اس کے دل کو بھاتا ہے اور وہ اس کی محبت میں سرشار ہے۔ عشق کے بارے میں شاعر کا تصور بالکل واضح ہے۔ یہی بات اس شعر کی خوبی ہے۔

سوال 2. (ج)

(۱)

صنف	زیرِ اضافت کا لفظ	قافیہ	جادہ کا ہم صوتی لفظ
↓	↓	↓	↓
رباعی	مردانِ خدا	جھکے	ارادہ

(۲) اس مصرعے میں شاعر نے مردِ حق کی صفات بیان کی ہیں ۔ شاعر کہتا ہے کہ جو خدا کے بندے ہوتے ہیں وہ اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے ۔ وہ حق پرست اور حق گو ہوتے ہیں ۔ کسی بھی حال میں وہ کسی کے آگے سر نہیں جھکاتے ۔ شاعر نے بڑی سچی بات کہی ہے کہ ہم ہر حال میں اللہ کے بندے بنے رہیں ۔ کبھی کسی غیر کے آگے سر نہ جھکائیں ۔

سوال 3.

(۱)

(الف) جعفر : خلیفہ ہارون رشید کا وزیر ہے۔ ہر وقت بادشاہ کے حکم کی تعمیل کے لیے تیار رہتا ہے۔

(ب) مسرور : یہ خلیفہ ہارون رشید کے خادموں کا ایک سردار ہے جو خلیفہ کی خدمت پر مامور ہے۔ یہ خلیفہ کے احکامات کا پابند ہے۔ روزانہ صبح سویرے خلیفہ کو نماز کے لیے جگانا اس کی ذمہ داری ہے۔

(ج) داروغہ : قید خانے کا داروغہ ابوالحسن کو قید کر لیتا ہے۔ ابوالحسن کے خود کو خلیفہ کہنے پر کوڑے مارتا ہے۔ ابوالحسن جب اپنے آپ کو پہچان لیتا ہے تب داروغہ اسے رہا کر دیتا ہے۔

(۲) ایک رات موصل کے سوداگر کے بھیس میں خلیفہ کی ملاقات ابوالحسن سے ہوئی۔ ابوالحسن نے حسب عادت انھیں اپنا مہمان بنالیا۔ باتوں باتوں میں ابوالحسن نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ وہ محلے کے ایک بدمعاش اور اس کے ساتھیوں کو سزا دینا چاہتا ہے۔ ابوالحسن کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے خلیفہ نے اسے ایک دن کا خلیفہ بنا دیا۔ ابوالحسن نے خلیفہ کی حیثیت سے اپنے محلے کے ایک امیر آدمی اور اس کے گرگوں کو سوسو کوڑے مارنے کی سزا سنائی اور ابوالحسن کی والدہ کو ایک ہزار اشرفیاں دینے کی ہدایت کی۔ رات میں اسے بیہوشی کی حالت میں اس کے گھر پہنچا دیا گیا۔ صبح اٹھنے پر وہ اپنے آپ کو خلیفہ ہی سمجھ رہا تھا۔ اس نے اپنی والدہ اور پڑوسیوں کی بات ماننے سے انکار کر دیا کہ وہی ابوالحسن ہے۔ وہ پڑوسیوں کو مارنے دوڑا تو پڑوسیوں نے داروغہ کو بلالیا۔ داروغہ نے جب یہ سنا کہ وہ خود کو امیرالمومنین کہہ رہا ہے تو داروغہ نے اسے گرفتار کر کے قید خانے میں ڈال دیا۔

(۳) ایک رات خلیفہ موصل کے سوداگر کے بھیس میں ابوالحسن کے مہمان تھے۔ کھانے کے بعد خلیفہ نے اس کے لیے کچھ کرنے کی خواہش ظاہر کی تو ابوالحسن نے کہا کہ خدا اسے ہارون رشید کی جگہ ایک دن کے لیے خلیفہ بنا دے تو وہ اپنے محلے کے ایک امیر آدمی اور اس کے چاروں گرگوں کو سوسو کوڑے لگوائے گا۔ یہ سن کر خلیفہ اسے بے ہوش کر کے اپنے محل میں لے گئے اور ایسا بندوبست کیا کہ وہ صبح اٹھ کر اپنے آپ کو خلیفہ سمجھے اور اپنی خواہش پوری کرلے۔ پھر رات میں اسے بے ہوش کر کے اس کے گھر پہنچا دیا۔ یہ خلیفہ کا مذاق تھا۔

دوسری ملاقات میں خلیفہ کو پتہ چلا کہ اس کے مذاق کی وجہ سے ابوالحسن کو کافی تکلیفیں اٹھانی پڑی ہیں۔ تب خلیفہ اسے دوبارہ بے ہوش کر کے محل میں لے آئے اور صبح بیدار ہونے پر پہلے ابوالحسن کی بوکھلاہٹ کا نظارہ کرتے رہے۔ بعد میں پردے کی آڑ سے نکل کر ابوالحسن کو ساری حقیقت بیان کی۔ ابوالحسن نے خلیفہ سے درخواست کی کہ اسے کبھی کبھی ملنے کی اجازت دی جائے۔ تب خلیفہ نے اپنے وزیر جعفر سے کہا کہ وہ آج سے ابوالحسن کو اپنا مصاحب خاص مقرر کرتے ہیں۔ اس کو ایک مکان دیا جائے اور ماہانہ تنخواہ مقرر کی جائے اور اب تک جتنے کوڑے اس نے کھائے ہیں اتنی ہی اشرفیاں اسے انعام میں دی جائیں۔ یہ خلیفہ کا حکم تھا۔

سوال 4. (الف)

(۱) (i) مفرد جملہ

(ii) مرکب جملہ

(۲) (i) **قصہ پاک ہونا :** لوڈشیڈنگ سے پریشان ہوکر کئی لوگوں نے سولر سسٹم لگا کر بجلی کا قصہ پاک کر دیا۔

(ii) **مسلط ہونا :** دیسی راجاؤں کی آپسی نااتفاقی کی وجہ سے انگریز ہم پر مسلط ہو گئے تھے۔

(۳) (i) سوسنار کی تو ایک لوہار کی

(ii) آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا

(۴) (i) رباعی

(ii) سفرنامہ

(۵) **صنعت کا نام :** تجنیس زائد۔

لفظ 'پریت' میں لفظ 'ریت' سے ایک حرف زیادہ ہے۔

سوال 4. (ب)

(۱) (i) زیرِ اضافت کا لفظ – نا قابلِ برداشت

(ii) حرف جار – نے، کو

(۲) (i) مضاف – مسودہ

(ii) مضاف الیہ – مضامین

(۳) (i) موجد – ایجاد کرنے والا

(ii) مقرر – تقریر کرنے والا

(۴) (i) کیفیت (واحد) – کیفیات (جمع)

شخصیت (واحد) – شخصیات (جمع)

(ii) صحابی (مذکر) – صحابیہ (مؤنث)

والدہ (مؤنث) – والد (مذکر)

(۵) (i) سابقہ 'کم' : – کم نظر، کم سِن

(ii) لاحقہ 'گاہ' : – آرام گاہ، قیام گاہ

سوال 5. (الف)، (ب) اور (ج) ...

اطلاقی تحریری سرگرمیوں کی خود سے جانچ کرنے کی بابت ...

اطلاقی تحریری سرگرمیوں میں طلبہ سے توقع کی جاتی ہے کہ جواب میں اپنے خیالات اور تصورات کو اپنی زبان میں لکھیں۔ان سرگرمیوں کی نوعیت آزادانہ جواب کی ہوتی ہے۔طلبہ ان کے جوابات اپنے طور پر لکھیں۔

اس مضمون کے حل شدہ پہلے سرگرمی نامے میں اطلاقی تحریری سرگرمیوں کے جوابات کا طلبہ مطالعہ کریں؛ تقسیم نمبرات کے نکات کو ذہن نشیں کریں اور اپنے لکھے ہوئے جوابات کی خود ہی جانچ کرنے کی کوشش کریں۔حسبِ ضرورت اپنے اساتذہ سے رہنمائی حاصل کریں۔

اطلاقی تحریروں کے مزید مطالعے کے لیے **'نونیت اردو زبانِ اوّل اطلاقی تحریر: دسویں جماعت'** کی کتاب میں دیے گئے اطلاقی تحریر کے نمونوں کو ضرور پڑھیں۔

★★★